بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْن.

۷ آیات پر مشتمل چھوٹی سی سورۃ ''الماعون'' میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی خاص تلقین

یتیم کے ساتھ بدسلوکی محتاج کی مدد نہ کرنا، ریا کاری اور نماز وزکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی مؤمن کی شان نہیں

سورۃ الماعون کا آسان ترجمہ: کیا تم نے اسے دیکھا جو دین اسلام یا (قیامت کے دن کی) جزاوسزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پھر بڑی خرابی (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے اُن حضرات کے لئے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں، یعنی نماز کی پابندی نہیں کرتے۔ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو زکوۃ یا معمولی چیز دینے سے بھی انکار کرتے ہیں۔

''اَرَاَیْتَ کیا تم نے دیکھا؟'' کے ذریعہ خطاب بظاہر نبی اکرم ﷺ سے ہے، مگر قرآن کریم کا انداز بیان یہ ہے کہ ایسے مواقع پر وہ عموماً ہر شخص کو مخاطب کرتا ہے، یعنی جو بات ذکر کی جارہی ہے وہ کل قیامت تک آنے والے تمام انس وجن کے لئے ہے۔ ''دین'' کے معنی مذہب اسلام کے ہیں، لیکن جو مضمون اس سورۃ میں بیان ہوا ہے اس کو سامنے رکھ کر قیامت کے دن جزاوسزا کے معنی زیادہ مناسب ہیں۔ اکثر مفسرین نے صحابۂ کرام کے اقوال کی روشنی میں دوسرے معنی کو ہی اختیار کیا ہے۔

اس سورۃ میں کفار ومنافقین کے بعض برے افعال اور اُن پر جہنم کی وعید مذکور ہے۔ اگر یہ افعال قیامت کے دن جزاوسزا پر ایمان لانے والے مؤمن سے سرزد ہوں تو وہ اگرچہ بڑے گناہ ہیں، لیکن اس سورۃ میں مذکور وعید اُس پر نہیں ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے ساتھ قیامت کے دن اور اس کی جزاوسزا پر ایمان لایا ہوا ہے۔ مگر اس میں اشارہ اس طرف ضرور ہے کہ یہ برے افعال مؤمن کی شان سے بعید ہیں، یعنی ایک مؤمن کو یہ افعال کبھی نہیں کرنے چاہئیں۔

جن برے افعال کا ذکر اس سورۃ میں کیا گیا ہے، وہ حسب ذیل ہیں: یتیم کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔ قدرت کے باجود محتاج کی مدد نہ کرنا اور دوسروں کو اس کی ترغیب نہ دینا۔ نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا۔ ریا کاری کرنا، اور زکوۃ کی ادائیگی نہ کرنا۔ یہ سارے افعال بڑے گناہ ہونے کے ساتھ اپنی ذات میں بھی مذموم ہیں۔ قیامت کے دن اور اس کی جزاوسزا کے انکار (یعنی کفر) کے ساتھ یہ افعال سرزد ہوں تو ان کی سزا دائمی جہنم ہے۔ البتہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والا ان اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد ایک نہ ایک دن جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ ہاں اگر کسی مؤمن نے موت سے قبل ان افعال سے سچی توبہ کرلی تو پھر ان شاء اللہ ان افعال کی وجہ سے جہنم میں نہیں جائے گا۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لانا یا اللہ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا ایسا جرم عظیم ہے کہ خالق کائنات کے فیصلہ کے مطابق مرنے کے بعد ان گناہوں کی بخشش نہیں ہے۔

پہلی آیت میں مذکور بات کو سمجھنے سے قبل چند اصطلاحات کا سمجھنا ضروری ہے۔ کافر: وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت پر ایمان نہ لائے، یعنی جس طرح اللہ کی ذات کا انکار کرنے والا کافر ہے، اسی طرح محمد ﷺ کو نبی ورسول تسلیم نہ کرنے والا بھی کافر ہے۔ مشرک: اللہ تعالیٰ کو مان کر اللہ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانے والا مشرک ہے۔ منافق: اللہ اور اس کے رسول پر دل سے ایمان نہ لاکر بعض مصلحتوں کے لئے اپنے ایمان کو ظاہر کرنے اور صرف دکھاوے کی نمازیں وغیرہ ادا کرنے والا منافق ہے، غرضیکہ اگر قول وفعل میں تضاد ہو تو یہ نفاق کی علامت ہے۔ مؤمن: اللہ کو معبود حقیقی تسلیم کرکے محمد ﷺ کو اپنا پیغمبر ورہبر مان کر ان کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے والا مؤمن ہے۔ فاسق: اللہ اور اس کے رسول پر دل سے ایمان لانے کے باوجود بڑے گناہوں کا مرتکب فاسق کہلاتا ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ کفر یا شرک یا نفاق جیسے بڑے بڑے گناہ بھی موت سے قبل ایمان لانے اور سچی توبہ کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص کفر یا شرک یا نفاق کی حالت میں مرجائے تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنا اصول وضابطہ اپنی کتاب ''قرآن کریم'' میں ذکر کردیا کہ پھر اس کی معافی نہیں ہے، اسے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہوگا۔ بعض ملحدین (جن کا کوئی مذہب نہ ہو) اس موضوع کے متعلق اسلام پر اعتراض کرتے ہیں، حالانکہ اس دنیاوی زندگی کے بے شمار امور میں سمجھ میں نہ آنے کے باوجود ہم سر تسلیم خم کردیتے ہیں، مثلاً غریب گھرانے میں پیدا ہونے والا شخص عموماً غربت میں ہی زندگی گزار کر دنیا سے چلا جاتا ہے، تو پھر یہاں اعتراض کیوں نہیں کیا جاتا کہ غریب گھر میں پیدا ہونے والے معصوم بچے نے کیا ظلم کیا کہ وہ پوری زندگی تکلیفوں میں گزارتا ہے، جبکہ مالدار گھرانے میں پیدا ہونے والا بچہ عموماً عیش وآرام میں زندگی گزارتا ہے۔ اسی طرح انسان دنیا میں کیوں آتا ہے اور دنیا سے نہ جانے کی ہر ممکن کوشش کے باوجود ہر بشر کیوں موت کا مزہ چکھتا ہے؟ بعض اوقات ایک صحت مند نوجوان جس کی خدمات پوری قوم کو درکار ہیں، صرف ٹھوکر کھاکر ہی مرجاتا ہے، جبکہ بعض بیمار بوڑھے لوگ

دوسروں کے سہارے پر سالوں زندہ رہ جاتے ہیں۔اس طرح کے ہزاروں سوال کا جواب ہماری عقلیں دینے سے قاصر ہیں۔جب ہزاروں دنیاوی امور میں سمجھ میں نہ آنے کے باوجود سارے انسان اپنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں تو پھر ہم اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیوں نہ کریں؟

آخرت میں جزاوسزا اور دخول جنت یا جہنم: قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمارا یہ ایمان وعقیدہ ہے کہ ایک دن یہ دنیا فنا ہوجائے گی اور دنیا کے وجود سے لے کر کل قیامت تک آنے والے تمام انس وجن کو قیامت کے میدان میں جمع کیا جائے گا، اور دنیاوی زندگی میں اچھے اور برے اعمال کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ جنت یا جہنم کا فیصلہ فرمائے گا۔جنت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی ایسی آرائش وآرام کی چیزیں مہیا کر رکھی ہیں کہ ہماری عقل ان کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔جنت کے تعلق سے بخاری ومسلم ودیگر کتب حدیث میں وارد ایک حدیث پیش ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا کہ سب سے کم مرتبہ والا جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص ہے جو سب جنتیوں کے جنت میں جانے کے بعد آئے گا، اس سے کہا جائے گا، جاؤ جنت میں جاؤ، وہ کہے گا اے رب کیسے جاؤں، وہاں تو سب لوگوں نے اپنے اپنے ٹھکانے متعین کرلئے اور اپنی اپنی جگہیں بنالیں، اس سے کہا جائے گا کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تجھے اتنا ملک ملے جتنا دنیا کے ایک بادشاہ کے پاس تھا؟ وہ کہے گا پروردگار میں راضی ہوں۔حکم ہوگا جا اتنا ملک ہم نے تجھے دیا، اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور، اور اتنا ہی اور۔پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا پروردگار (بس) میں راضی ہوگیا۔پروردگار فرمائے گا تو یہ بھی لے اور اس کا دس گنا اور لے اور جو تیری طبیعت چاہے اور تیری آنکھوں کو پیارا معلوم ہو وہ بھی لے۔وہ کہے گا پروردگار میں راضی ہوگیا۔اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا تو سب سے بڑا مرتبہ والا جنتی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو وہ حضرات ہیں جن کو میں نے خود منتخب کیا اور ان کی بزرگی اور عزت کو اپنے دست قدرت سے بند کردیا اور (پھر) اس پر مہر لگادی تو یہ چیزیں تو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان (نعمتوں اور مرتبوں) کا خیال گزرا اور اس چیز کی تصدیق (اللہ تعالیٰ کا فرمان جو) اس کی کتاب میں ہے وہ کرتا ہے۔"کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے لئے ان آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان چھپا کر رکھا گیا ہے۔" (صحیح مسلم۔کتاب الایمان۔باب ادنی اہل الجنۃ منزلۃ فیہا)۔۔۔جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ دنیاوی آگ کی تپش سے ۷۰ گنا زیادہ ہے، جہاں خون اور پیپ بہتا ہے۔اللہ تعالیٰ جہنم سے ہماری حفاظت فرماکر ہمارے لئے جنت الفردوس کا فیصلہ فرمائے۔دنیا میں اس وقت ۷ کروڑ انسان بستے ہیں جن کی اکثریت اس بات کا یقین ضرور رکھتی ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد ایک دوسری زندگی بھی ہے جس میں اس دنیاوی زندگی کے اعمال کی جزا یا سزا ملے گی، جو اخروی زندگی کے برحق ہونے کی خود ایک دلیل ہے۔

یتیموں کا خیال سب سے زیادہ اسلام میں رکھا گیا ہے: یتیم وہ ہے جس کے بالغ ہونے سے قبل اس کے والد کا انتقال ہوگیا ہو۔نبی اکرم ﷺ بھی یتیم تھے، آپ کے والد ماجد (عبداللہ) اس وقت انتقال فرماگئے جب آپ ﷺ اپنی ماں (آمنہ) کے پیٹ میں تھے، اور والدہ ماجدہ کی وفات اس وقت ہوئی جب آپ ﷺ ۶ سال کے تھے۔یتیموں کے لئے آپ ﷺ کے دل میں بڑی ہمدردی تھی، اس لئے آپ صحابۂ کرام کو یتیموں کی کفالت کرنے پر اکسایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے، آپ نے قربت بیان کرنے کے لئے بیچ اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جنت میں ہوگا۔(بخاری)

حاجتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کی ترغیب وتعلیم میں مذہب اسلام کا کوئی ثانی نہیں: شریعت اسلامیہ میں مساکین وغریبوں کو کھانا کھلانے اور ان کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے کی بار بار ترغیب وتعلیم دی گئی ہے۔حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اسلام میں کون سا عمل زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر شخص کو سلام کرنا خواہ اس کو پہچانو یا نہ پہچانو۔(بخاری ومسلم) محسن انسانیت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام کرو، دوسروں کا کھانا کھلاؤ، رشتہ داری کو جوڑو اور رات کو ایسے وقت میں نماز پڑھو جب کہ لوگ سورہے ہوں، (ان شاء اللہ) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ گے۔(ترمذی) اسی طرح فرمان رسول ہے: جو شخص مؤمن کی کوئی دنیاوی مشکل دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اس پر سے ایک سختی دور کرے گا۔اور جو شخص کسی تنگ دست پر سہولت کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس پر سہولت کرے گا۔۔۔جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد میں رہتا ہے۔(صحیح مسلم)

نماز کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا: قرآن وحدیث کی روشنی میں پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔شریعت اسلامیہ میں زنا کرنے، چوری کرنے اور شراب پینے سے بھی بڑا گناہ نماز کا ترک کرنا ہے۔نماز میں کوتاہی کرنے والوں کی سزا کے متعلق صرف تین

آیات پیش ہیں: (۱) ان نمازیوں کے لئے خرابی (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو نماز سے غافل ہیں۔ (سورۃ الماعون ۴، ۵) اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں، یا پہلے پڑھتے رہے ہیں پھر سست ہوگئے یا جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یہ سارے مفہوم اس میں آجاتے ہیں، اس لئے نماز کی مذکورہ ساری کوتاہیوں سے بچنا چاہئے۔ (۲) پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، وہ غی میں ڈالے جائیں گے۔ (سورۃ مریم آیت ۵۹) نماز نہ پڑھنے والوں کو جہنم کی انتہائی گہری اور شدید گرم وادی غی میں ڈالا جائے گا، جہاں خون اور پیپ بہتا ہے۔ (۳) تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نہ نمازی تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ (سورۃ المدثر ۴۲ و ۴۴) اہل جنت، جنت کے بالا خانوں میں بیٹھے جہنمیوں سے سوال کریں گے کہ کس وجہ سے تمہیں جہنم میں ڈالا گیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں نہ نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ غور فرمائیں کہ جہنمی لوگوں نے جہنم میں ڈالے جانے کی سب سے پہلی وجہ نماز نہ پڑھنا بتایا کیونکہ نماز ایمان کے بعد اسلام کا اہم اور بنیادی رکن ہے جو ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔ ان تینوں آیات کی شرح کے حوالوں کے لئے مشہور ومعروف تفاسیر کا مطالعہ کریں۔

ریا کاری اعمال کی بربادی کا سبب ہے: اعمال کی قبولیت کے لئے اہم اور بنیادی شرط اخلاص ہے۔ بخاری کی پہلی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔۔۔۔ لہذا نماز کی ادائیگی سے خواہ فرض ہو یا نفل صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی مطلوب ہونی چاہئے۔ دوسروں کو دکھانے کے لئے نماز نہ پڑھیں کیونکہ دوسروں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھنے کو ہمارے نبی نے فتنۂ دجال سے بھی بڑا فتنہ اور شرک قرار دیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے فتنے سے زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کردوں؟ ہم نے عرض کیا: ضرور۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: شرک خفی دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو اور نماز کو اس لئے لمبا کرے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ۔ باب الریاء والسمعہ) اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا: قرآن وسنت کی روشنی میں امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جو شخص زکوٰۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے، جس پر آخرت میں سخت سزائیں دی جائیں گی اگر مرنے سے قبل اس نے سچی توبہ نہیں کی۔ سورۂ التوبہ آیت نمبر ۳۴۔۳۵ میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کما حقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے۔

اس سورت کے آخری لفظ ''ماعون'' کے معنی معمولی چیز سے کیا گیا ہے۔ اسی لفظ کے نام پر سورت کا نام ''ماعون'' رکھا گیا ہے۔ اصل میں ''ماعون'' اُن برتنے کی معمولی چیزوں کو کہتے ہیں جو عام طور سے ایک دوسرے سے مانگ لیا کرتے ہیں، جیسے برتن وغیرہ۔ پھر ہر قسم کی معمولی چیز کو بھی ''ماعون'' کہہ دیتے ہیں۔ بعض صحابۂ کرام نے اس کی تفسیر زکوٰۃ سے کی ہے، کیونکہ وہ بھی انسان کی دولت کا معمولی (چالیسواں) حصہ ہوتا ہے۔

اس سورت میں ہمارے لئے سبق: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کے ساتھ آخرت کی جزا وسزا پر ایمان لانا۔ یتیموں کی کفالت کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ مسکین اور محتاج لوگوں کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے میں سبقت کرنا۔ اگر خود غریب لوگوں کی مدد نہیں کرسکتے تو کم از کم ایسے کاموں میں شریک ہونا جن کے ذریعہ غریب لوگوں کی مدد کی جارہی ہو۔ خشوع وخضوع کے ساتھ فرض نمازوں کا اہتمام کرنا۔ فرض نماز کے ساتھ سنن ونوافل کی بھی پابندی کرنا۔ ہر نیک عمل صرف اور صرف اللہ کی رضا جوئی کے لئے کرنا۔ ریا اور شہرت اعمال کی بربادی کا سبب ہیں۔ مال پر زکوٰۃ کے فرض ہونے پر اس کا حساب لگا کر ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی کرنا۔ اگر کوئی پڑوسی یا رشتہ دار روزمرہ استعمال میں آنے والی چیزیں مانگے تو حتی الامکان اسے منع نہ کرنا۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ کرنا۔ حقوق اللہ میں ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت نماز اور زکوٰۃ ہے۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)